Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱/

یوم - چہار شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۹/۴۴ ۲ نبوت ۱۳۳۴ھش - ۲ نومبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت نسبتاً اچھی ہے"

ربوہ یکم نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت نسبتاً اچھی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مصر روسی بلاک سے حاصل کردہ سامانِ حرب کو کبھی جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہ کریگا

ہم مصر اور برطانیہ میں طے شدہ سمجھوتہ پر پوری طرح عمل کریں گے۔ (مصری وزیر خارجہ)

قاہرہ۔ یکم نومبر۔ مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی نے ایک بیان میں یقین دلایا ہے۔ کہ مصر روس یا چیکو سلواکیہ سے جو سامانِ حرب حاصل کر رہا ہے۔ اسے وہ کبھی بھی جارحانہ کارروائی کے لئے استعمال نہیں کرے گا۔ مصری وزیر خارجہ نے ایک بیان دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ مصر یہ سامانِ حرب محض اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے اور اپنی حدود کی حفاظت کرنے کی غرض سے استعمال کرے گا۔ آپ نے کہا اگر مغربی ممالک مدد نہ کریں تو مصر کی حفاظت و بقا کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ ہم روسی بلاک سے اسلحہ حاصل کریں۔ مصری وزیر خارجہ نے مزید بتایا کہ مصر اور برطانیہ میں جو سمجھوتہ طے ہو چکا ہے۔ مصر پوری طرح اس پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

واضح رہے کہ اس سمجھوتہ کے تحت جنگ کی صورت میں برطانوی فوجیں سویز کے علاقہ میں دوبارہ داخل ہو سکتی ہیں۔ ادھر تل ابیب کی ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل کے وزیر اعظم نے روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے ملاقات کی ہے۔ اور روسی وزیر خارجہ پر واضح کیا ہے۔ کہ اگر مصر نے چیکو سلواکیہ سے اسلحہ حاصل کیا تو مشرق وسطےٰ کا امن سخت خطرے میں پڑ جائے گا۔

— قاہرہ یکم نومبر۔ مصر نے چین سے ۶۰ ہزار ٹن روئی خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی قیمت ۲۵ لاکھ مصری پونڈ ہوگی۔

سعودی عرب نے نخلستان براہیمی پر قبضہ کے خلاف سلامتی کونسل میں شکایت پیش کردی

قاہرہ یکم نومبر۔ سعودی عرب کی حکومت نے نخلستان براہیمی پر سلطان مسقط اور شیخ ابوظہبی کی فوجوں کے قبضہ کے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں شکایت کی ہے۔ سلطان مسقط اور شیخ ابوظہبی کے برطانیہ کے ساتھ معاہدات ہیں۔ اور اس بنا پر ان کے درمیان گہرے روابط قائم ہیں۔

علاوہ ازیں سعودی عرب کی حکومت نے عرب لیگ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ لیگ کی سیاسی کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کرے تاکہ اس میں نخلستان براہیمی کے معاملے پر غور کیا جا سکے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نخلستان میں تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ گذشتہ اتوار کو سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ امیر فیصل نے براہیمی کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر سے تبادلۂ خیالات کیا۔ بعد میں آپ اپنے بھائی شاہ سعود سے مشورہ کے لئے جدہ روانہ ہو گئے۔

اردن میں تیل دریافت کرنے کی کوشش

عمان۔ یکم نومبر۔ اردن اور تیل دریافت کرنے والی امریکی فرم ایڈون ڈبلیو۔ پولے کے درمیان ایک ۵ سالہ معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ یہ کمپنی اردن میں تیل دریافت کرنے کا کام کرے گی۔ اردن صنعتوں کی غیر ترقی یافتہ حالت اور مہاجرین کی کثرت کے باعث اقتصادی امداد کے لئے برطانیہ اور امریکہ پر انحصار رکھتا ہے۔ وہاں تیل کی دریافت بہت حد تک اقتصادی استحکام پر منتج ہو سکتی ہے۔

جرمنی کے اتحاد کے لئے روس کی نئی تجویز

جنیوا یکم نومبر۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے کل چار بڑے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں تجویز کیا کہ مشرقی اور مغربی جرمنی دونوں کو جرمنی کے از سر نو اتحاد کی بات چیت کے لئے مدعو کیا جائے۔

انتخابات میں سرکاری ملازمین قطعی طور پر غیر جانبدار رہیں

حکومتِ مغربی پاکستان کے چیف سکرٹری کی ہدایت

لاہور۔ یکم نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان کے چیف سکرٹری نے ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ جو تمام ڈویژنوں کے کمشنروں کو بھیجا گیا ہے۔ تمام سرکاری ملازمین کو تنبیہ کی ہے کہ وہ مغربی پاکستان کی اسمبلی کے انتخابات کے موقعہ پر مکمل طور پر غیر جانبدار رہیں۔ اور کسی طور پر بھی انتخابات میں مداخلت گوارا نہ کریں۔

— سیالکوٹ یکم نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے ضلع سیالکوٹ میں سیلاب سے متاثرہ کاشتکاروں کو تقاوی قرضے دینے کے لئے ۱۲ لاکھ روپے کی منظوری دے دی ہے۔

روس اور یمن کے درمیان دوستانہ معاہدہ

قاہرہ یکم نومبر۔ کل یہاں روس اور یمن کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کے تحت یمن اور روس کے درمیان ثقافتی اقتصادی تعلقات قائم کئے جائیں گے۔

شیخ عبداللہ کی میعادِ نظربندی میں توسیع

سرینگر ۳۱ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کی ڈوگرہ بخشی حکومت نے ریاست کے معزول وزیر اعظم شیخ عبداللہ کی میعاد نظربندی چھ ماہ اور بڑھا دی ہے۔ شیخ عبداللہ کو اگست ۱۹۵۳ء میں وزارت عظمےٰ سے معزول کر کے چھ ماہ کے لئے نظربند کیا گیا تھا۔ اس وقت سے اب تک ہر ۶ ماہ گزرنے کے بعد میعاد نظربندی میں توسیع کر دی جاتی ہے۔

مولوٹوف کو شیرٹ کا انتباہ

جنیوا یکم نومبر۔ وزیر اعظم اسرائیل موسیو شیرٹ نے کل رات روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ اور اسلحہ کی خرید کے لئے مصر اور چیکوسلواکیہ کے معاہدہ سے پیدا شدہ صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔ موسیو شیرٹ نے مسٹر مولوٹوف کو خبردار کیا کہ اس سودے سے مشرق وسطےٰ کی صورت حال اتنی خراب ہو گئی ہے۔ کہ وہ کسی وقت بھی کنٹرول سے باہر ہو سکتی ہے۔

سلطان یوسف فرانس واپس پہنچ گئے

پیرس یکم نومبر۔ مراکش کے سابق سلطان سیدی محمد بن یوسف دو برس کی جبری جلاوطنی کے بعد کل مڈغاسکر سے کینز (جنوبی فرانس) واپس پہنچے۔ استقلال پارٹی کے توحم پرور لیڈروں۔ ریجنسی کونسل کے ارکان، مراکش کے نامزد وزیر اعظم بن سلیمان اور فرانسیسی افسروں نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے فرانس واپس پہنچنے سے یہ خیال اور مضبوط ہو گیا ہے کہ انہیں مراکش کے تخت پر بحال کر دیا جائے گا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۵ء

روحانی انقلاب کی ضرورت

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب حال جج عالمی عدالت انصاف نے اپنی ایک تقریر میں جو آپ نے دوسری روحانی قومی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے فرمائی فرمایا ہے کہ

"اگرچہ دنیا کا نیا سائنٹیفک علم اور اس کے ذریعہ جو انسان نے مادی ترقی کی ہے اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ لیکن آج انسانیت کے لئے ایک ایسا روحانی اور اخلاقی انقلاب اس سے کہیں زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ جو مادی سائنٹیفک ترقی کا ہم پلہ ہو۔"

یہ حقیقت ہے کہ موجودہ مادی ترقی نے انسانی معاشرہ کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ اور یہ ترقی محض انسان کی ان کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جو اس نے چند گذشتہ صدیوں میں بتدریج کی ہیں۔ تاہم انیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور بیسویں صدی میں جو متواتر مادی ترقی ہوئی ہے۔ نہایت حیرت انگیز ہے۔ انسان نے قدرتی عناصر سے جو کام ان پچاس سالوں میں عملاً لیا ہے۔ وہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ انسانی زندگی کی اس نے جہاں تک مادی ضروریات کا تعلق ہے کایا ہی پلٹ کر رکھدی ہے۔

بھاپ کی طاقت ہی کچھ کم نہ تھی۔ کہ انسان نے بجلی اور اب ایٹمی طاقت سے ایسے ایسے کام لینے شروع کر دیئے ہیں۔ کہ جو آج سے چند سال پہلے عام انسانی ذہن میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے فونوگراف اور پھر ریڈیو ایجاد ہوا۔ اور اب ٹیلی ویژن ارتقائی منازل طے کر رہا ہے۔ تار برقی اور پھر بے تار پیغام رسانی۔ ہوائی پرواز اور اس کی رفتار میں دور از قیاس ترقی ایسی ہے۔ کہ اگر انیسویں صدی کا کوئی انسان اچانک زندہ ہو کر دنیا میں آجائے۔ تو مجسمہ حیرت بن کر رہ جائے۔

الغرض انسان نے اتنی مادی ترقیاں کرلی ہیں۔ اور ابھی کئے چلا جاتا ہے۔ کہ نئی نئی ایجادات کا اب تصور تو الگ رہا۔ ان کی فہرست مرتب کرنا بھی دل گردے کا کام ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم اہل مشرق تو ان باتوں سے ابھی پوری طرح واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جو کمالات یورپ اور امریکہ سائنس کے بل بوتے پر اپنے علاقوں میں دکھا رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی ایک عطیہ ہے۔ کہ اس نے انسان کو ایسا دل و دماغ عطا کیا ہے۔ کہ وہ قدرتی طاقتوں کو اس طرح تسخیر کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے۔ انسان نے ان قوتوں کی تسخیر کر کے جہاں بہت سا فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ وہاں اب انہی مسخر قوتوں کی وجہ سے یہ خدشہ بھی اسے لگ گیا ہے۔ کہ کہیں یہی طاقتیں انسان ہی کی نادانی کی وجہ سے دنیا و مافیہا کی تباہی اور دائمی بربادی کا ذریعہ نہ بن جائیں۔

یہ خدشہ کوئی وہمی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے حقیقی ہے کہ اس سائنٹیفک ترقی کے ساتھ ساتھ انسان نے انسانیت میں متقابل ترقی نہیں کی۔ بلکہ جس قدر انسانیت نے ترقی اب تک کی تھی، مادہ پرستی نے نہ صرف اس ترقی کو روک دیا ہے۔ بلکہ اس کی اقدار کو دنیا سے ملیا میٹ کرنے میں اعانت کر رہی ہے۔ اور انسان مہذب انسان جو ہوا پر اڑنے لگا ہے۔ اور گھر بیٹھے اقصائے زمین کے رہنے والوں سے اسی طرح بات کر سکتا ہے۔ جس طرح کوئی سامنے بیٹھا ہو۔ انسانیت کے لحاظ سے حیوانیت کی پستیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔

ایسی منظم تحریکیں معرض وجود میں آچکی ہیں۔ جو روحانیت اور اخلاقیت کی دشمن ہیں۔ اور جن کا تمام زور اس امر پر خرچ ہو رہا ہے۔ کہ انسان کے مابعد الطبعیاتی رجحانات کو کچل دیا جائے۔ اور نیک صلح کل ہمدرد انسان ایسا انسان جو مادیات سے اوپر اٹھکر اپنی زندگی کے حقیقی منبع و مصدر پر غور کرنے والا ہو۔ دنیا سے ناپید ہو جائے۔ اور انسان نہ صرف یہ کہ انسان نہ رہے۔ حیوان بلکہ حیوان سے بھی اتر کر جامد مادہ کی بنی ہوئی مشین کا ہی ایک مجسمہ بن جائے۔

ظاہر ہے خدانخواستہ اگر انسان ایسا ہی بے حس چیز بن جائیگا۔ تو وہ قدرت کی اندھی طاقتوں سے اسی طرح کھیلنے لگے گا۔ جس طرح ایک بچہ آگ سے کھیلنے لگتا ہے۔ اور اس کے شعلوں میں پڑ کر بھسم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ابھی انسان کو ہوش باقی ہے۔ اور وہ یک طرفہ مادی ترقی اور حقیقی زندگی کے فقدان کو محسوس کرنے لگا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ روحانی دور نے موجودہ عیسائیت اور بعض دیگر مذاہب کی غیر معقول توہم پرستیوں کی وجہ سے ایسی صورت اختیار کرلی تھی۔ کہ انسان اس کے ظلم و ستم سے چیخ اٹھا تھا۔ اور جب عقل بروئے کار آئی۔ تو سر سے پاؤں تک اس کے جال میں پھنس گیا۔ اور روحانیت اور اخلاق سے بدظن ہوتا چلا گیا۔ اور اب جبکہ مادہ پرستی اس کے گلوگیر ہوگئی ہے۔ تو اس کی فطرت کے دبے ہوئے روحانی اور اخلاقی جذبات بھی کسمسانے لگے ہیں۔ اور وہ یہ تمنا کرنے لگا ہے۔ کہ وہ چشمے جو مادہ پرستی کی تپش سے خشک ہو گئے ہیں۔ از سر نو پھوٹیں اور زندگی کو سیراب کریں۔

اس ردّ عمل کے واضح اور یقینی آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ اور انسان کسی ایسی تحریک کا متمنی ہو رہا ہے۔ جو حیوان کو انسان۔ انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بنا دے۔ تاکہ انسان اس تباہی سے بچ جائے۔ جس کے کنارے پر اس کو مادی ترقیات کے الٰہی عطیہ کے غلط تصورات اور غلط استعمال نے لاکر کھڑا کر دیا ہے۔

ایسی تحریک کوئی توہم پرستانہ اور غیر معقول تحریک نہیں ہوسکتی۔ بلکہ وہی تحریک ہو سکتی ہے۔ جو مادی ترقیوں کو محض ایک الٰہی عطیہ سمجھ کر زندگی کی حقیقی قوتوں سے واقفکار کرائے۔ اور جو روحانی قوتوں کو محض کرشمہ سازی نہیں بلکہ ٹھوس مشاہداتی حقائق ثابت کر سکتی ہو۔ اور ایسی تحریک اگر اسے تحریک کہہ سکتے ہیں اسلام اور صرف اسلام ہے۔ مادی ترقیوں کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی کے ٹھوس اصول بھی پیش کرتا ہے۔ جو قدرت کی طاقتوں کو مسخر کرنا انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھتا ہے۔ مگر ان طاقتوں کے ناجائز استعمال کو شیطانی فعل بتاتا ہے۔ جو ان ترقیوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلانے کی تلقین کرتا ہے۔ جو صاف صاف لفظوں میں یہ بتاتا ہے۔ کہ قدرتی طاقتیں تمہارا خدا تو نہیں ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ وہ ہے۔ جس نے یہ قوتیں پیدا کی ہیں۔ اور جس نے انسان کو انہیں مسخر کرنے کی عقل عطا کی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر ہم سائنٹیفک ترقیوں کو استعمال کرنا سیکھ لیں۔ تو یہی دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اور آج جو اقوام اور افراد ان قوتوں کے بل پر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے اور مٹا دینے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اگر اس حقیقت کو پالیں۔ جو اسلام پیش کرتا ہے۔ تو فرد فرد کا اور قوم قوم کی مددگار اور معاون بن جائے گی۔ اور دنیا میں یقیناً امن قائم ہو جائیگا۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے احمدی ڈاکٹر فوری طور پر اپنی خدمات وقف کریں

مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقہ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جہاں کپڑوں اور خوراک کی ضرورت ہے۔ وہاں انہیں طبّی امداد کی بھی فوری ضرورت ہے۔ کیونکہ سیلاب زدہ علاقوں میں کثرت سے وبائی امراض کے پھوٹنے کا احتمال ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں خواہش فرمائی ہے۔ کہ سیلاب زدگان کو طبی امداد پہنچانے کے لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان فوری طور پر کم از کم دس دن کے لئے اپنی خدمات وقف کریں۔ لہٰذا تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے ڈاکٹر صاحبان کو حضور کی اس خواہش کی تعمیل کے لئے تحریک فرماویں۔ اور انہیں اس خدمت کے لئے تیار کر کے بذریعہ تار دفتر مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں متاثرہ علاقوں میں بھجوایا جا سکے۔

امید ہے کہ احمدی ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدمت خلق کے لئے وقف کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے خطاب

ناخواندگی کو دور کرنے اور جماعت کے علمی معیار کو بلند کرنے کی ضرورت

تمام تعلیمیافتہ اصحاب کو چاہیئے کہ وہ سال میں کم از کم ایک ناخواندہ احمدی کو پڑھانے کی کوشش کریں۔

— فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء —

قسط ہشتم

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

فرمایا:-

میں نے پچھلے سال کہا تھا کہ ہر تعلیم یافتہ آدمی

کسی ایک کو اردو پڑھا دے۔ اس کے متعلق بعض لوگوں کے خطوط آئے تو بڑی خوشی ہوئی۔ بعض نے بتایا کہ ہم پڑھا رہے ہیں بعض عورتوں نے خصوصاً یہ بتایا کہ آٹھ آٹھ دس دس طالب علموں کو ہم نے پڑھانا شروع کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ تحریک ایک عرصہ تک گئی۔ پھر جس طرح آگ بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح بجھ گئی۔ حالانکہ تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے میں پھر آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تعلیم کی طرف توجہ کریں۔ اور تعلیم کی طرف توجہ کر کے اپنی جماعت کے مردوں اور عورتوں کا معیار بڑھائیں۔ جن لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے مدرسے ہوں۔ یا جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں کوئی مدرسہ کھل جائے۔ انہوں نے کبھی بھی غیر قوموں کے تعلیمی معیار نہیں دیکھے۔ دنیا میں جتنی قوموں نے ترقی کی ہے۔ انہوں نے بچے مکانوں میں کبھی نہیں کی۔ یورپ میں انگلستان تعلیم میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے بھی ان کی

تعلیمی ترقی کی رپورٹ

پڑھی ہو۔ تو تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کوئی بڑی کوٹھیاں نہیں تھیں۔ کوئی بڑے مدرسے نہیں تھے۔ بہت معمولی معمولی جگہوں پر ان کے مدرسے تھے۔ اور انہی میں انہوں نے ترقی کر کے یونیورسٹیاں بنالیں۔ نہ شروع میں ان کو یہ احساس تھا کہ کوئی بہت بڑے بڑے علوم انہوں نے سیکھنے ہیں۔ وہ ان کو اپنی زبان سکھاتے تھے۔ اور اس کے بعد

ساری چیزیں

ان کے لئے آسان ہوجاتی تھیں۔

دیکھو اگر سارے کے سارے لوگ مثلاً انگریزی پڑھیں۔ تو آٹھ کروڑ کو انگریزی پڑھانا کتنا مشکل کام ہے۔ لیکن اگر بیس آدمی انگریزی پڑھے ہوئے مقرر کر دیئے جائیں۔ کہ وہ ان علوم پر جن میں اردو میں لٹریچر نہیں ہے۔ خود لکھیں یا دوسری کتابوں کا ترجمہ کریں۔ تو بیس آدمیوں کے ذریعہ سے

آٹھ کروڑ کی پڑھائی کا انتظام

ہوجاتا ہے۔ لیکن یوں اگر آٹھ کروڑ کو پڑھانے لگیں۔ اور سو سو پر بھی ایک ٹیچر ہو تو آٹھ لاکھ ٹیچر چاہیئے۔ آٹھ لاکھ ٹیچر تمہارے پاس کہاں سے آئے گا۔ لیکن اگر اپنی زبان میں تراجم کر لئے جائیں۔ اگر اپنی زبان میں کتابیں لکھ دی جائیں۔ تو آپ ہی آپ سارے پڑھتے ہیں۔ جتنے بڑے بڑے سائنٹسٹ گذرے یا بڑے بڑے فلاسفر ہیں۔ ان کی زندگیوں کے حالات پڑھ لو۔ تو ان میں سے بیشتر حصہ ایسے لوگوں کا نکلے گا۔ جنہوں نے ابتدائی تعلیم بہت معمولی ہی حاصل کی ہوگی۔

انگلستان کا سب سے بڑا ادیب

ڈاکٹر جانسن ہے۔ اس کی زندگی کے حالات پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ کہ وہ شاید مڈل تک پڑھا ہوا تھا۔ اور اسی میں اس نے سلف سٹڈی کے ساتھ اور مطالعہ کے ساتھ ترقی کی۔ یہاں تک کہ اب لغت انگریزی کا سب سے بڑا ماہر وہی ہے۔ سارے کے سارے اس کی خوبی کو مانتے ہیں۔ اسی طرح شکسپیئر ہے۔ اول تو اس کے حالات ہی بہت مبہم ہیں۔ لیکن بہر حال جتنے ظاہر ہیں۔ ان سے پتہ لگ جاتا ہے کہ بہت چھوٹی سی پڑھائی اس کی تھی۔ مگر اس کے ساتھ اس نے ترقی کر کے بہت بڑا درجہ حاصل کر لیا۔ تو جب انسان اپنے ملک کی زبان میں لٹریچر پڑھے۔ اور سیدھے سادھے طور پر مطالعہ کرے۔ (صرف مطالعہ کی عادت

ہونی چاہیئے) تو پھر وہ آگے نکل جاتا ہے۔ پس تعلیم میں یہ کوشش کرو کہ

ہر احمدی اردو لکھ پڑھ سکتا ہو

اور لکھنا بھی بے شک ایسا ہی ہو کر مشکل سے پڑھا جائے۔ تم دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے جو کاتب تھے۔ وہ کیا لکھا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خط مقوقس کے نام کا آج تک محفوظ ہے۔ میں اس جگہ ایک غلطی کا بھی ازالہ کر دیتا ہوں۔ میری کسی کتاب میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ قیصر کے نام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خط لکھا تھا وہ محفوظ ہے۔ حالانکہ وہ قیصر کے نام کا خط نہیں مقوقس کے نام کا خط ہے۔ بہرحال میاں بشیر احمد صاحب نے اس خط کی نقل منگوائی۔ جس سے منگوائی تھی۔ وہ ایڈیٹر تھا۔ اس نے یہ خیال کر کے کہ شاید ان پر بھی احسان ہو جائے۔ اور یہ بھی کہیں کہ اس نے میرا خیال کیا ہے۔ وہ خط میری معرفت بھیج دیا۔ انہوں نے ایک دفعہ نقل مانگی۔ تو مجھے پہلے تو اس کا پتہ ہی نہیں تھا۔ مگر پھر جو دیکھا تو وہ انہی کے نام کی تھی۔ بہر حال ہم نے اس کو پڑھ کے دیکھا ہے۔ وہ تحریر پڑھی ہی نہیں جاتی۔

عربی کا ایک چھوٹا سا خط ہے۔

مگر اس زمانہ میں ہمارے لکھنے والے ایسے ہی ہوتے تھے کچھ فرق بھی تھا۔ یعنے اس زمانہ میں زیر زبر نہیں ہوتی تھی۔ نقطہ نہیں ہوتا تھا لیکن یہ بھی ہے کہ وہ اسی طرز پر لکھتے تھے۔ جیسے ہمارے آجکل کے زمانہ میں زمیندار جو بہت تھوڑا سا پڑھا ہوا ہوتا ہے لکھتا ہے۔ مثلاً کسی جگہ اس نے سوٹی کا لفظ لکھنا ہو تو س الگ لکھ دیا۔ واؤ الگ لکھ دی ٹ الگ لکھ دی۔ اور "ی" الگ لکھ دی۔ گویا یہ اپنی طرف سے سوٹی ہو گئی۔ اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میں نے سوٹی لکھا ہے اور وہ پڑھتا ہے تو سوٹی پڑھتا ہے۔ لیکن دوسرا پڑھتا ہے تو وہ کہتا ہے س و ٹ ی اسی طرز پر اس خط کی تحریر ہے۔ کہ بیچ میں وقفے ہیں۔ اور حروف کے درمیان ان کے جوڑ بالکل نہیں ہیں۔ یہی

اس زمانہ کی تحریر

ہوتی تھی۔ اور اس کو بھی بہت تھوڑے لوگ جانتے تھے۔ اور پھر نہ زیر ہوتی تھی۔ نہ زبر ہوتی تھی نہ نقطہ ہوتا تھا۔ تو اگر اتنا بھی کوئی شخص لکھ دیتا ہے۔ تب بھی کم سے کم وہ اپنے خیالات کو دہرا تو سکتا ہے۔ مثلاً میں یہاں تقریر کر رہا ہوں۔ اگر کسی کو اتنا ہی لکھنا آتا ہو۔ اور وہ اسی قسم کے حروف لکھ کر لے جائے۔ تو بے شک تم پڑھو گے۔ تو اس پر ہنسو گے لیکن تم ہنسو گے۔ وہ تو اپنے گھر میں جا کر سارے رشتہ داروں کو تقریر سنا دے گا۔ کہ یہ دیکھو میں نے لکھی ہے۔ کیونکہ اپنا لکھا ہوا پڑھنا اس کو آتا ہے دوسرے لوگ اس کا لکھا ہوا نہیں پڑھ سکتے مشہور ہے کہتے ہیں کسی شخص کو کسی نے کہا تھا کہ خط لکھ دے۔ تو اس نے کہا میری لات میں درد ہے۔ میں نہیں لکھ سکتا۔ اس نے کہا تم نے خط تو ہاتھ سے لکھنا ہے۔ لات کے درد کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ وہ کہنے لگا لات کے درد کا

سوال یہ ہے

کہ جہاں خط جائیگا پڑھ تو کسی نے سکنا نہیں۔ اس کے پڑھنے کے لئے مجھے ہی بلانا ہے۔ اب لات میں درد ہو تو میں جاؤں۔ تو بیشک ایسا ہی خط درج کیا ہے۔ بہر حال وہ تو اپنا خط جا کے پڑھے گا۔ مگر ہمارے ہاں تو اس بھی پڑھ [illegible] میرے ایک دو بچے [illegible]

دو لڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا وہ آپ بھی بیچ بعد میں نہیں پڑھ سکتے۔ میرا وہ لڑکا ایک کالج میں پڑھتا تھا۔ یونیورسٹی کی کانووکیشن کا جلسہ تھا۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ مجھ سے کسی نے اس کالج کے پرنسپل کو ملوایا۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا ہوں یہ ناصر احمد صاحب کے دوست ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ ناصر احمد کی دوستی کا کیا تعلق ہے اپنے فلاں بچے کا نام کیوں نہیں لیتے۔ وہ میرا شاگرد ہے میں نے کہا میں نے تو جان کر نام نہیں لیا کہ آپ کو شرم نہ آ جائے کہ ایسا شاگرد ہے آپ کا۔ کہنے لگا نہیں۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ وہ جانتا خوب ہے۔ لیکن اس کا لکھا ہوا کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اسلئے لازماً وہ فیل ہوتا ہے۔ کہنے لگے ہم بعض دفعہ اسکو بلا کر کہتے ہیں کہ یہاں پرچہ پڑھ دو تو وہ کہتا ہے اب مجھ سے نہیں پڑھا جاتا وہ کس طرح پاس ہو سکے۔ باقی پریکٹیکل خوب جانتا ہے۔ ہم نے اسپر سوالات کر کے دیکھا ہے۔ وہ خوب سمجھتا ہے غرض اردو اگر تم سکھا دو گے۔ تو لازماً تمہارا سٹینڈرڈ اور

معیار تعلیم بہت اونچا ہو جائیگا

یہ مت پرواہ کرو کہ تمہارا کوئی باقاعدہ مدرسہ ہو جاتا ہے درخت کے نیچے رکھو پھر حال پڑھانا شروع کرو۔ ٹیگور نے اس نکتہ کو سمجھا تھا اور اس نے ایک درخت کے نیچے اپنا سکول کھول دیا تھا اور دنیا جہان سے اس کے پاس شاگرد آتے تھے۔ تو سادگی کے ساتھ تعلیم وسیع ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر تم وہ انتظام کرو جو حکومتیں کرتی ہیں۔ تو تم یہ دیکھو لو کہ ایک اچھے سکول کے جو معیار گورنمنٹ نے رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے ایک کلاس میں حد سے حد پچاس طالب علم ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے ملک کے دس فی صدی طالبعلم پڑھنے والے ہوں۔ تو چونکہ آٹھ کروڑ ہماری آبادی ہے۔ وہ اسی لاکھ ہو گئے پچاس لڑکے اگر ایک کلاس میں ہوں۔ تو اسی لاکھ کے معنے یہ ہوئے کہ سوا لاکھ مدرس چاہیئے۔ گویا سوا لاکھ مدرس کے ساتھ اتنے لڑکے پڑھ سکتے ہیں۔ اور سوا لاکھ مدرس ملنا بڑا مشکل ہوتا ہے پھر سوا لاکھ مدرس کا ہی سوال نہیں۔

سوال یہ ہے

کہ ایک کلاس میں اگر پچاس لڑکے ہوں تو مڈل تک کی تعلیم سمجھ لو۔ تو چار سو لڑکا ہو گیا۔ اور چونکہ اسی لاکھ طالبعلم ہوں گے۔ اسلئے بیس ہزار سکول ہوں تو ان کی تعلیم کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور آجکل کی عمارتوں کا جو حساب گورنمنٹ نے بنایا ہوا ہے۔ وہ اگر لگایا جائے تو مڈل سکول پر کم سے کم بیس پچیس ہزار روپیہ لگے گا پورے سکول یا کالج پر تو ڈیڑھ دو لاکھ لگتا ہے۔ اب بیس ہزار کو پچیس ہزار کے ساتھ ضرب دو۔ تو پچاس کروڑ بن گیا۔ گویا پچاس کروڑ کے ابتدائی خرچ کے ساتھ صرف مدرسے بنتے ہیں۔ پھر سکول کے سامان اور فرنیچر وغیرہ کے اخراجات ملائے جائیں تو یہ کوئی ارب ڈیڑھ ارب روپیہ بن جاتا ہے اور کچھ مرمت کے سامان الگ ہیں۔ اتنا خرچ ایک غریب قوم کر ہی کہاں سکتی ہے۔ پس سیدھی سادی تعلیم

تمہارا اصل مقصود

ہونی چاہیئے۔ عمارتیں اور پکی عمارتیں اور چونہ مقصود نہیں ہونا چاہیئے۔ پس تعلیم دو اور اپنی اپنی جگہوں پر راتوں کو مسجدوں میں بیٹھ کر دو۔ ہمارے ہاں کتنا سستا سامان تھا۔ کہ ہمارے مدرسے ہماری مسجدیں ہوتے تھے۔ وہیں لوگ آ جاتے تھے۔ نماز پڑھتے تھے۔ اور نماز کے بعد بیٹھ کر لوگوں کو پڑھانا شروع کر دیتے تھے۔ پس اگر تم سارے کے سارے یہ عہد کر لو کہ تمہارا امام یا تم میں سے کوئی بڑا شخص ہر نماز کے بعد پندرہ بیس منٹ یا آدھ گھنٹہ سب کو سبق دے دیا کرے گا۔ اور جتنے مرد اور عورتیں ہیں ہر ایک کے ذمہ یہ لازمی طور پر لگا دو کہ تم نے اپنی زبان میں پڑھنا ہے تو تمہارے اندر اتنا تغیر ہو جائے گا۔ کہ تھوڑے عرصہ میں ہی تمہیں یہ نظر آنے لگا کہ دنیا میں تمہارے برابر کوئی علمی قوم ہی کوئی نہیں۔ (باقی)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی یکم نومبر کو صبح چھ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (سید تنویر احمد منور ابن سید علی احمد صاحب)

لائلپور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لائلپور ۲۹ اکتوبر۔ جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور منعقد ہوا۔ قریشی رحمت اللہ صاحب، شیخ محمد اکرم صاحب، مظفر احمد صاحب ظفر۔ شیخ عبد اللطیف صاحب اور جمال یار صاحب نے سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اور امیر صاحب نے حضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا بے نظیر اثر کے مضمون پر روشنی ڈالی جلسہ دعا بخیر ختم ہوا۔ (عبد المنان شاہد ڈائرکٹر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے مقابلہ میں دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہو گا

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھکر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو۔ کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہو گا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ اور کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور علم طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ۲۵۴ و ۲۵۵)

پہلو میں دردِ ملّتِ بیضا لئے ہوئے

(صاحبزادہ مرزا خلیل احمد)

قلب و نگاہِ عیسیٰ دوراں لئے ہوئے
پہنچے دیارِ غرب میں درماں لئے ہوئے

جانا بھی اِک نشانِ خدا کا ظہور تھا
لوٹے ہیں اب تو رحمتِ یزداں لئے ہوئے

دل بھر گئے خوشی سے یہ سن کر کہ آئے ہیں
سب منتظر تھے دیدۂ گریاں لئے ہوئے

گو ناتواں ہے جسم مگر روح ہے جواں
ہیں ضعف میں بھی طاقتِ ایماں لئے ہوئے

امید کی شعاعوں سے روشن ہوئے قلوب
آیا ہے کون شمعِ فروزاں لئے ہوئے

اقوامِ شرق و غرب کو برکت عطا ہوئی
آئیں گی وہ بھی ہاتھ میں قرآں لئے ہوئے

احباب کی دعاؤں کو شرفِ قبول ہو
ہر دن چڑھے مراد کا ساماں لئے ہوئے

مکتوب لنڈن ——— لنڈن کا قلعہ

(از مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری)

دریائے ٹیمز کے کنارے

دریائے ٹیمز کے کنارے پر ٹاور ہل سٹیشن کے متصل لنڈن کا یہ مضبوط قلعہ واقع ہے۔ ابتداء میں اہلِ روما نے اسے شہر کی فصیل کے اندر تعمیر کیا تھا۔ اور ۸۸۵ء میں انگلستان کے بادشاہ ایلفرڈ نے اس کی مرمت کرائی۔ جب نارمن بادشاہ ولیم نے انگلستان کو فتح کیا۔ تو اس نے اس کی توسیع کر کے فصیل سے باہر تک بڑھا دیا۔ یہ قلعہ لنڈن کی حفاظت اور شہر کے انتظام کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور ولیم فاتح کی رہائش سفید برج میں تھی۔ یہ سفید محل White Tower کی تہ زمین ۱۸ ایکڑ ہے۔ اس کی چاروں دیواریں مختلف لمبائی کی ہیں۔ ایک ۱۰۷ فٹ اور دوسری ۱۱۸ فٹ تیسری ۹۰ فٹ اور چوتھی ۱۱۱ فٹ ہے۔ اس کی بلندی ۹۰ فٹ ہے۔ اور دیواروں کی موٹائی بنیادوں پر ۱۵ فٹ اور اوپر ۱۱ فٹ رکھی گئی ہے۔ اس سفید برج کی حفاظت کے لئے اندرونی دیوار میں تیرہ بروج ہیں۔ اور بیرونی فصیل جو دریا کے کنارے ہے۔ چھ برج ہیں۔ اس میں داخل ہونے کے لئے زمین سے پہلی منزل تک سیڑھی لگی تھی۔ جواب موجود نہیں ہے۔ یہ عمارت اس قدر مضبوط ہے۔ کہ آج تک خاص مرمت کی نوبت نہیں آئی۔ اس کا فرش لکڑی کا ہے اس کی تین منزلیں ہیں۔ اور ہر ایک منزل میں دو ہال کمرے اور تین چار چھوٹے کمرے ہیں۔ روشنی اور ہوا کا انتظام روشندان اور کھڑکیوں کی بجائے تنگ سوراخوں اور طولانی دراڑوں کے ذریعہ تھا۔ اور رات کو شمعیں یا مشعلیں جلتی تھیں۔ اور سیڑھیاں اس قدر تنگ ہیں کہ ایک آدمی بمشکل چڑھ اتر سکتا ہے۔ لکڑی کا فرش حفاظت اور سردی سے بچاؤ کے لئے لگایا گیا تھا۔ انہی کمروں میں محافظ اور ان کے اسلحہ جات۔ زرہیں۔ گھوڑوں کا سامان بارود اور ریکارڈ وغیرہ رکھا جاتا تھا۔ اس برج میں فاتح ولیم کی زرہ۔ تلوار۔ خود اور ڈھال جو اس نے ہسٹنگز کے میدان میں پہن رکھی تھی۔ یادگار کے طور پر پڑی ہے۔ اسی کے قریب ہی شاہ رچرڈ اول کے بھی ہتھیار ہیں۔ جو اس نے Crusades کے ساتھ فلسطین میں استعمال کئے تھے۔ دوسرے ہیں۔ ڈیوک آف ولنگٹن کی تلوار۔ کچنر اور ڈیوک آف کناٹ کے ہتھیار اس برج کی زینت ہیں۔ ہنری اول کے عہد میں ڈرہم کے پادری نے اس کی مزید توسیع کر کے اس قلعہ کی تکمیل کر دی۔ مگر بادشاہ نے کسی ناراضگی کی وجہ سے اس کو اسی قلعہ میں قید کر دیا۔ جہاں سے وہ ۱۱۰۱ء میں بھاگ نکلا۔ اس نے بادشاہ کی ذاتی رہائش کے لئے علیحدہ کمرے بنائے تھے۔ اور برج سفید میں شاہی ٹکسال رکھا۔ پھر کسی وقت یہ برج رصد گاہ کے کام آیا۔ اور پبلک ریکارڈ یہاں رکھا گیا۔ جیمس اول تک شاہانِ انگلستان اس میں رہتے رہے۔ اور یہ رسم رہی کہ تاجپوشی سے قبل ہر بادشاہ کو اسی قلعہ میں رہنا پڑتا تھا۔ اور یہاں سے جلوس کے ساتھ تاجپوشی کے لئے ویسٹ منسٹر میں جانا پڑتا تھا۔ بعد میں اس قلعہ کی مضبوطی کے باعث سیاسی اور ملکی و غیر ملکی قیدی اس میں رکھے جانے لگے۔ اس میں داخل ہونے کے لئے قیدیوں کو دریا کے راستہ لایا جاتا تھا۔ اور بیرونی فصیل کے دروازہ جس کا نام Traitors Gate غداروں کا دروازہ ہے۔ گذار کر اندرونی فصیل کے دروازہ سے اندر لایا جاتا تھا۔ یہ دروازہ بہت پرانا رومن عہد کا ہے۔ اور اس کے اوپر ایک برج ہے۔ جسے خونی برج Bloody Tower کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں ایڈورڈ پنجم اور اس کے بھائی ڈیوک آف یارک کو کم سنی میں ۱۵۹۷ء میں قتل کیا گیا تھا۔ اور ان کی ہڈیاں نیچے زینہ کی جڑھ میں دبا دی تھیں۔ جو ۲۰۰ سال بعد ملیں۔ اور انہیں ویسٹ منسٹر میں لا کر دفن کیا گیا تھا۔ اس قلعہ کے احاطہ میں دو قتل گاہیں تھیں۔ ایک خاص اور ایک عام۔ سب سے پہلا شخص جس کا سر اس عام مقتل میں تن سے جدا کیا گیا تھا۔ وہ سر سائمن برلے تھا۔ اور یہ واقعہ ۱۳۸۹ء کا ہے۔ اس کے بعد ڈڈلے وزیر ہنری ہفتم اس کا بیٹا ڈیوک آف نارتھمبرلینڈ۔ مور۔ فشر۔ سترے۔ کرامویل اور امرائے سکاٹ لینڈ اور لارڈ لووٹ وغیرہ ۱۷۴۷ء تک یہاں قتل کئے گئے۔ اور خاص مقتل پر جن کا سر کاٹا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ لارڈ ہسٹنگز (۱۴۸۳ء) ملکہ اینی بولین (۱۵۳۶ء) مارگرٹ سالسبری (۱۵۴۱ء) ملکہ کیتھرین ہورڈ (۱۵۴۲ء) جین راشفورڈ (۱۵۴۲ء) لیڈی جین گرے ۱۵۵۴ء اور رابرٹ ڈورے جو مشہور قیدی Traitors Gate سے گذرے۔ ان میں سے چند ایک کے نام ایڈورڈ ڈیوک آف بکنگھم (۱۵۲۱ء) سر تھامس مور۔ کرامویل۔ ملکہ اینی بولین اور ملکہ الزبتھ ہیں۔ ان قیدیوں کی رہائش تنگ و تاریک بروج میں تھی۔ جن کو بوشت اور سیل کہتے ہیں۔ ان کی کیفیت دیکھ کر اندازہ ہو سکتا تھا۔ کہ ان کو قید کرنے والے کتنے سنگدل انسان تھے۔ اور ان کا سلوک کس قدر خوفناک تھا۔ یہ قیدی ہوا اور روشنی سے بھی محروم رکھے جاتے تھے۔ اکثر قیدیوں کے اقوال اور نام اور پسندیدہ اشعار اور فقرے آج تک محفوظ ہیں۔ اور مقتل خاص کی جگہ پر پیتل کی ایک پلیٹ لگی ہے۔ اور اس کے احاطہ کو چار چھوٹے کھمبوں کو گاڑ کر زنجیر سے نشان قائم کر دیا ہے۔ ان مقتولوں کو دفن کرنے کے لئے بارھویں صدی میں ایک گرجا بنایا گیا۔ جو سولہویں صدی میں جل کر راکھ ہو گیا اور بعد میں از سر نو تعمیر کیا گیا۔ جو اب موجود ہے۔ اس میں ایک ایک مقام میں کئی کئی مقتول گاڑے گئے تھے۔ ان سب کے نام کندہ ہیں۔ ویکفیلڈ نام کا ایک برج ہے۔ جس میں شاہی تاج کے ہیرے رکھے گئے ہیں۔ جن کو دیکھنے کے لئے ۲ پنس کا ٹکٹ لگتا ہے۔ ان کی خوبصورتی اور کمال دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کمرہ نہایت محفوظ ہے۔ ہنری سوم کے عہد کا بنا ہے۔ اس کے پہلو میں ایک چھوٹا سا گرجا ہے۔ جہاں ہنری ششم اپنی قید کے زمانہ میں عبادت کرتا تھا۔ اور وہیں قتل کیا گیا تھا۔ ان کمروں تک آج تک سوائے کرنل بلڈ کے جو شاہی تاج کے جواہرات کو چرانا چاہتا تھا کسی کی رسائی نہیں ہوئی۔ مگر اس کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس کی دو خنجریں میگزین میں بطور یادگار محفوظ ہیں۔ اس قلعہ کے ایک طرف دریا اور تین طرف گہرے پانی سے بھری خندق تھی۔ یہ خندق اب خشک کر دی گئی ہے۔ اور اس کے اوپر تین پل تھے۔ جو ضرورت کے وقت اٹھائے جا سکتے تھے۔ اور راستہ بند ہو جاتا تھا۔ اب یہاں فوج کے کوارٹر ہیں۔ جو اس قلعہ کی حفاظت کرتی ہے۔ اس قلعہ کی تاریخ میں سنِ تعمیر سے آج تک صرف دو شخص بچ کر نکل سکے ہیں۔ ایک بشپ آف ڈرہم جس نے اس کی توسیع کروائی تھی۔ اور اپنی حفاظت کے لئے راستہ رکھ چھوڑا تھا۔ اور دوسرے لارڈ نتھڈیل جو اپنی موت کے وقت سے ایک شام پہلے عورت کے بھیس میں نکل گیا تھا۔ ۱۷۱۶ء

یہ عجیب بات ہے۔ کہ انگریز قوم توہم پرست نہیں سمجھی جاتی۔ مگر یہاں گائڈ نے ہمیں کوّے دکھائے جو بہت بوڑھے اور کافی موٹے تھے، ان کی آواز بھاری تھی۔ اور آہستہ آہستہ اڑتے تھے۔ بتایا کہ یہ کوّے اس قلعہ کے عملہ میں شامل ہیں۔ اور ان کے نام ہیں۔ اور ان کی تنخواہ یعنی حصہ خوراک کا باقاعدہ بجٹ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ایک دفعہ بادشاہ نے حکم دیا۔ کہ ان کوّوں کو مار دیا جائے۔ بہت ہو گئے ہیں۔ تنگ کرتے ہیں۔ کسی نے اسے توجہ دلائی۔ کہ شیکسپیئر نے لکھا ہے۔ کہ جب تک یہ کوّے رہیں گے۔ سلطنت برطانیہ کا عروج قائم رہے گا۔ چنانچہ اس نے اپنا حکم تبدیل کر دیا۔ کہ چھ جوڑے رکھ لئے جائیں۔ اور باقی اڑا دیئے جائیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹/۱۰/۵۵ مکرمی مولوی محمدؐ نذیر صاحب لائل پوری نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد الرزاق خاں ولد چودھری عبد الحی خاں صاحب مرحوم کا نکاح حمیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چودھری محمدؐ ابراہیم خاں صاحب محلہ دار الرحمۃ شرقی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار عبد الجلیل خاں کاکوڑ گڑھی محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم ملک عبد الخالق صاحب افریقہ کی لڑکی امۃ الرحمٰن بہت سخت بیمار ہے۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک عبد المجید آنرن مرچنٹ ربوہ۔

(۲) خاکسار کئی ماہ سے پیشاب کے ساتھ خون آنے کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ چودھری اللہ مہر از لاہور میو ہسپتال۔

(۳) بندہ آج کل سخت پریشانی میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانی دور فرمائے۔ بشیر احمدؐ احسن ہیڈ ماسٹر چک ۲۶ ع۔

(۴) خاکسار کا لڑکا نذیر احمدؐ متعلم تھرڈ ایر زراعتی کالج ایک عرصہ سے بیمار ہے اور خاکسار خود بھی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ عاجز اور عاجز کے لڑکے کو صحت کاملہ اور شفا عاجلہ اور عمر دراز عطا کرے۔ خاکسار عاجز علی محمدؐ احمدی بمقام مرالہ ضلع گجرات۔

(۵) میری خالہ صاحبہ جو کہ آج کل انڈونیشیا میں ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم فضل محمدؐ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پبی ضلع پشاور۔

(۶) میری بیوی دس یوم سے بعارضہ ریح سخت تکلیف میں ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ مہر اللہ گیگے والا ضلع ملتان۔

محاسبہ نفس کیلئے چند کمزوریوں کا ذکر

نظارت ہذا نے قبل ازیں دو قسطوں میں محاسبہ نفس کے لئے چند کمزوریوں کا ذکر کیا تھا۔ ذیل میں تیسری قسط کمزوریوں کی پیش کی جاتی ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ محاسبۂ نفس کی عادت ڈالیں اور آہستہ آہستہ کمزوریوں سے پاک ہو جائیں۔ — نمبر ۴۱:۔

(۴۱) رشوت لینا یا دینا (۴۲) فرائض منصبی کے ادا کرنے میں بددیانتی یا سستی کرنا (۴۳) شراب پینا یا دیگر منشی اشیاء مثلاً افیون۔ بھنگ۔ چرس وغیرہ کا استعمال کرنا (۴۴) سود لینا یا دینا۔

نوٹ:۔ اس زمانہ میں سود کے معاملہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور جھوٹے بہانوں کے رنگ میں ایسے لین دین کو جائز قرار دیا جاتا ہے جو حقیقتاً سود ہی کا حکم رکھتا ہے۔

(۴۵) یتیموں کے مال میں خیانت یا بیجا تصرف کرنا (۴۶) یتیموں کی پرورش اور تربیت میں سستی یا بے احتیاطی کرنا (۴۷) نوکروں کے ساتھ ناواجب سختی اور ظلم سے پیش آنا اور حد مناسب سے زیادہ کام لینا اور ان کے آرام کا خیال نہ رکھنا (۴۸) مقدمہ بازی کی عادت یعنی بات بات پر مقدمہ کھڑا کر دینے کی عادت یا دیگر بہتر ذرائع سے فیصلہ کا راستہ کھلا ہونے کے باوجود مقدمہ کا طریق اختیار کرنا (۴۹) فضول خرچی یعنی اپنی آمد سے اپنے خرچ کو بڑھا لینا۔ (۵۰) فضول اور مضر رسال کھیلوں میں وقت گذارنا یعنی شطرنج تاش وغیرہ (۵۱) کھانے پینے میں اسراف یعنی یا تو مقدار کے لحاظ سے زیادہ کھانا یا زیادہ دور پر تکلف کھانے کھانا اور اس میں انہماک کرنا (۵۲) زیادہ سونا (۵۳) جسم اور کپڑوں کی صفائی کی طرف سے غفلت برتنا (۵۴) اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس کرنا (۵۵) اولاد کی ناواجب محبت (۵۶) بدظنی کی عادت یعنی دوسرے کے ہر فعل کی تہ میں کسی خاص خراب نیت کی جستجو رکھنا (۵۷) عزیزوں اور دوستوں کی وفات پر ناجائز جزع فزع کرنا (۵۸) شادیوں کے موقعہ پر اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنا (۵۹) قرضہ لینے میں ناواجب دلیری سے کام لینا اور معمولی معمولی ضرورت پر قرضہ لینے کی عادت ڈال لینا۔ (۶۰) سلسلہ کے متعلق غیرت کی کمی ہونا۔ یعنی سلسلہ اور جماعت کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھنا اور دشمنوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا وغیرہ (۶۱) عورتوں کو شریعت کے مطابق ترکہ میں حصہ نہ دینا (۶۲) شادی۔ بیاہ۔ موت وغیرہ پر خلاف شرع رسوم ادا کرنا۔

ضروری نوٹ:۔ ان کمزوریوں یا اسی طرح کی دوسری کمزوریوں کو اپنے نفسوں میں تلاش کر کے ان کے استیصال کی کوشش کرنی چاہئیے اور اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کی جائے۔ کہ وہ ان کے دور کرنے میں مدد فرمائے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

نقشہ ربوہ

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

نظارت ہذا نے پوری احتیاط کے ساتھ ربوہ کا بڑے سائز کا نقشہ شائع کرایا ہے۔ جس میں سڑکوں، گلیوں محلہ جات و دیگر مشہور پبلک مقامات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس نقشہ کے شائع کرانے کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اس نقشہ کی مدد سے اپنی جائے رہائش تک بآسانی پہنچ سکیں اس سلسلہ میں اس نقشے سے وہ دوست زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے جو جلسہ سالانہ سے پہلے منگوا کر اس کا مطالعہ کریں۔

نقشہ محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ ضرورت مند احباب کو چاہئیے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے منگوالیں افراد ۸/ دوکاندار اور جماعتیں جبکہ ان کا آرڈر ۲۵ یا اس سے زائد ہو ۳/ فی نقشہ کے حساب سے نظارت ہذا سے حاصل کریں۔ ایک لفافہ کے ذریعہ تین نقشے بھیجے جا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ قیمت کے علاوہ ہوگا۔ تھوڑے نقشوں کی صورت میں قیمت بذریعہ ٹکٹ بھجوائی جا سکتی ہے۔ ٹکٹ ایک آنہ والا ہو۔

رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر

رسالہ الفرقان کا یہ خاص نمبر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں بہت سے مفید اور ٹھوس مضامین درج ہیں۔ بائیبل میں قرآن مجید کے کامل آئین ہونے کی پیشگوئیوں پر ایک اہم مضمون ہے حریت ضمیر اور آزادی مذہب پر اسلامی تعلیمات کی تفصیل ہے قرآن مجید کا نظریہ مملکت مسلمانوں کی غیر مسلم سلطنت کے بارے میں قرآنی ہدایات۔ قرآنی آئین کی چند اہم دفعات۔ آئین جنگ بروئے قرآن مجید۔ قرآن کریم کا قانون شہادت۔ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت۔ اقوام عالم کی امراض کا علاج قرآن مجید میں وغیرہ مضامین کے علاوہ قرآن مجید کی جامعیت پر نہایت اعلیٰ مضامین طبع ہوئے ہیں۔

خریداران کو رسالہ بھیجا جا چکا ہے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے۔ جو دوست ۱۵ نومبر تک نئے خریدار بن کر مبلغ پانچ روپے ارسال کر دیں گے ان کو بھی یہ رسالہ دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بہت تھوڑے نسخے باقی ہیں۔ اس نمبر کی عام قیمت بارہ آنے ہے۔ یہ نمبر ۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

غلط فہمیوں کا ازالہ

احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ لیکن اس کے بارہ میں دشمنان دین نے بیحد غلط فہمیاں پھیلائی ہوئی ہیں۔ آپ اخبار الفضل کی اشاعت کو وسعت دے کر ان غلط فہمیوں کا ازالہ بہت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس طرف توجہ دیجئے۔ اور اخبار الفضل کی اشاعت کو وسعت دیجئے!

(قائمقام مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) مجھے ایک سال سے ریلوے کی ۲۳ سالہ مستقل ملازمت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس فیصلہ کے خلاف سینئر سول جج صاحب لاہور کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔ نیز میرے بچے بھی بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ ملک محمد صدیق

سابق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر باداسی باغ لاہور

(۲) میرے زیر تبلیغ دوست ملک مراد بخش صاحب چاہ بڑوالہ کی اپیل سپیشل سیشن کورٹ میں ہے۔ احباب ان کی باعزت بریت کیلئے دعا فرمائیں۔ نیض احمد خاں محلہ چاہ بوبڑوالہ ملتان

(۳) میرا لڑکا تین ماہ سے بعارضہ دماغی خرابی کے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ — شیخ سبحان علی محلہ گڑھا چنیوٹ

(۴) میرے دائیں ہاتھ پر زخم ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ — محمد عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

(۵) میرے چچا ملک شیر محمد صاحب ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ میرے دو بچے اور ایک لڑکی بھی بیمار ہے۔ ان سب کی صحت کیلئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ)

نہری اراضی

تحصیل لیہ میں ہماری زرعی اراضی جس کو نہر کا پانی لگتا ہے۔ اور جس میں کاشت شروع ہے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب تفصیلات کے لئے لکھیں یا ملیں۔ مشتاق احمد باجوہ

وکیل الزراعت ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کوئی صاحب مندرجہ ذیل موصی صاحبان میں سے کسی کے موجودہ ایڈریس کو جانتا ہو یا موصی متعلقہ اس اعلان کو خود پڑھے تو اپنے موجودہ ایڈریس سے جلد از جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیدیں تا کہ ان کے ساتھ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جائے۔

(۱) محمد عبداللہ خاں صاحب ولد نذیر محمد خاں صاحب۔ وصیت نمبر ۱۲۵۳۵
(۲) مستری محمد منیر صاحب ولد روڑا صاحب 〃 ۸۵۶۵
(۳) محی الدین صاحب کویا مالاباری ولد احمد کیم مالاباری وصیت نمبر ۱۲۷۰۴
(۴) مولوی عبدالحق صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب 〃 ۱۲۱۶۱
(۵) چودھری محمد صدیق صاحب ولد مولوی محمد عثمان صاحب 〃 ۱۲۲۷۱
(۶) چودھری عطاء اللہ صاحب میانوالی ڈاکخانہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ سابق درویش ۱۰۱۴۹

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

— مسٹر محمد صدیق صاحب احمدی متصل امرت دھارا بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

بائیس کروڑ روپے کے خرچ سے دیہی امداد کے ۵ سالہ منصوبہ کا آغاز

منصوبہ سے پاکستان کے ایک چوتھائی دیہات کو فائدہ پہنچے گا۔

سکندر ۳۰۔ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے دیہی امداد و تربیت کے ادارہ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ۲۲ کروڑ روپے کے خرچ سے دیہی امداد کا پانچ سالہ پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ مرکزی حکومت منصوبہ کے ابتدائی مصارف کا تین چوتھائی اور سالانہ اخراجات کا ۵۰ فی صد خرچ برداشت کرے گی۔

وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ دیہی زندگی کی نئے سرے سے تعمیر میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ آپ نے دیہی امداد و تربیت کی اہمیت بیان کی۔ اور منصوبہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مغربی و مشرقی پاکستان کے ایک چوتھائی دیہات کو فائدہ پہنچے گا۔

اسرائیل کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائیگا۔

قاہرہ ۳۱ اکتوبر۔ مصر نے اسرائیل کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کے لئے عرب ممالک کے مشترکہ قانون کی منظوری دے دی ہے۔ یہ قانون ۱۱ دسمبر ۱۹۵۴ء کو عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے بتایا گیا تھا۔ حکومت عراق اسے پہلے ہی منظور کر چکی ہے اس قانون کے مطابق بائیکاٹ کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دس سال قید با مشقت اور پانچ سو مصری پونڈ تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی شخص بائیکاٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے متعلق اطلاعات بہم پہنچائے گا۔ تو اسے حاصل کردہ مال کی قیمت میں سے بیس فی صد بطور انعام پیش کیا جائے گا اگر کسی بیوپاری کے خلاف قانون کی خلاف ورزی کا الزام ثابت ہو گیا تو اس کی سزا کے احکامات اخبار میں شائع کر کے تین ماہ کے لئے اس کی دکان یا کاروباری ادارہ پر چسپاں کئے جائیں گے۔

مصر کو سستے داموں اسلحہ ملے گا

لندن ۳۱ر اکتوبر۔ امریکہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یہاں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ مصر چیکوسلاویکیہ سے نہایت سستے داموں اسلحہ خریدنے کے قابل ہو گیا ہے۔ یہ قیمتیں ان قیمتوں کے مقابلہ پر $\frac{1}{5}$ سے $\frac{1}{6}$ کے درمیان ہیں۔ جن پر مصر کو مغربی ممالک سے اسلحہ مل سکتا ہے۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ معاہدے کے مطابق چیکوسلوویکیہ مصر کو روسی ساخت کے دو سو لڑاکا جٹ طیارے، سو روسی ٹینک، اور کثیر تعداد میں توپوں کے علاوہ کچھ بحری جہاز بھی دے گا۔

جلاوطن سلطان مراکشی تخت پر بحال ہو جائینگے

رباط ۳۱ اکتوبر۔ مراکش کے کٹھ پتلی سلطان سیدی مولائے بن عرفہ نے جلاوطن سلطان سیدی محمد بن یوسف کے حق میں تخت مراکش کے تمام حقوق سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے فرانس کے صدر کوٹی کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔

جلاوطن سلطان سیدی محمد بن یوسف آج مڈغاسکر سے بذریعہ طیارہ فرانس روانہ ہو گئے وہ کل کسی وقت فرانس واپس پہنچ جائیں گے یہ اعلان مراکش کے افسر تعلقات نے آج یہاں فرانس روانہ ہونے سے پہلے کیا۔

ملتان کے تین سو دیہات ہنوز زیر آب ہیں

ملتان ۳۱ر اکتوبر دریائے راوی اور ستلج کے حالیہ عدیم النظیر سیلاب کے دوران ضلع ملتان کے جو علاقے زیر آب آئے تھے۔ ان میں سے قریباً تین سو دیہات ہنوز پانی میں موجود ہیں۔ اور اکثر مقامات پر پانی کی سطح چار چار فٹ ہے۔ ضلع ملتان میں سیلاب سے ۵۰۰ گاؤں متاثر ہوئے تھے۔ ان میں سے ۲۷۲ دیہات بالکل بہہ گئے۔ بعض علاقوں میں حالات بہت خراب ہیں۔ اور بیشتر سیلاب زدگان بھوکوں مر رہے ہیں۔ امدادی جماعتوں کی انتہائی کوششوں کے باوجود بعض متاثرہ علاقوں میں ملیریا انفلوئنزا۔ پیچش اور نمونیا زوروں پر ہیں۔

مولوٹوف نئی تجاویز پیش کرینگے

جنیوا ۳۱ر اکتوبر۔ جنیوا کانفرنس کے قریبی حلقوں کے مطابق روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف پیر کے روز مغربی وزراء خارجہ کو یورپی سلامتی اور جرمنی کے اتحاد کے لئے نئی تجاویز پیش کریں گے۔ یاد رہے پہلے دونوں فریق ایک دوسرے کی تجاویز رد کر چکے ہیں۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے خاص مشیر مسٹر سٹیسن جنیوا کانفرنس کے امریکی وفد میں شامل ہونے کے لئے آج واشنگٹن سے جنیوا روانہ ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں اب سب سے پہلے

اپنے دعاوی جلد سے جلد درج کرائیے

لاہور یکم اکتوبر۔ مرکزی وزیر مہاجرین و آبادکاری سردار امیر اعظم خاں نے اعلان کیا کہ جو مہاجر اب تک متروکہ املاک کے بارے میں دعاوی درج کرا چکے ہیں۔ حکومت ایک غیر معمولی گزٹ میں ان کے متعلق تفصیلات شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح غلط مطالبات کی روک تھام ہو سکے گی اور تصدیق کا کام جلد ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ سردار امیر اعظم خاں نے بتایا کہ دعاوی میں درج املاک کی مالیت کے تقرر کے لئے تین چار ہفتے تک عملہ مقرر کر دیا جائے گا۔

انہوں نے مہاجروں سے کہا کہ وہ اپنے دعاوی جلد سے جلد داخل کرائیں اور دستاویزی اور دیگر شہادتوں کے انتظار میں وقت ضائع نہ کریں۔ کیونکہ مناسب وقت پر انہیں ان شہادتوں کے لئے کافی مہلت دیدی جائے گی۔

کوکس بازار (مشرقی بنگال) میں ساٹھ گھنٹوں تک مسلسل بارش

کئی علاقے زیر آب آ گئے

کوکس بازار ۳۱ر اکتوبر۔ گزشتہ ۶۰ گھنٹوں کی موسلا دھار بارش نے اس سب ڈویژن کو جس میں مغربی چٹاگانگ کے علاقے بھی شامل ہیں بری طرح متاثر کیا ہے۔ چٹاگانگ کی پہاڑیوں سے نکلنے والے تمام دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے . . . . اور بعض دریاؤں میں پانی کی سطح دس فٹ سے گیارہ فٹ تک بلند ہو چکی ہے۔ اکثر مقامات پر رسل و رسائل کے لئے کشتیاں اور بانسوں کے پشتے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ایک وسیع علاقہ میں دھان کی سرسبز فصلیں اور سبزیاں زیر آب ہو چکی ہیں۔ دو بہت سی نواحی بستیاں اور مکانات پانی کی زد میں آ چکے ہیں۔ دریائے ماتا مہاری پورے زوروں پر ہے۔ اور یہ دو شاخوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام چکاریہ سیلاب میں بہہ گیا ہے۔ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور کئی مکانات بہہ گئے ہیں۔ یہاں کے لوگ اس وقت اراکان روڈ کے اونچے مقامات پر پناہ گزین ہیں۔ چکاریہ اور دوہزاری کے درمیان لاریوں اور ریل گاڑیوں کی آمد و رفت معطل ہو چکی ہے۔

گندم کے نرخوں میں کمی

حافظ آباد ۳۱ر اکتوبر۔ کل یہاں دونوں غلہ منڈیوں میں گندم کا بھاؤ گیارہ روپے من سے تجاوز نہ کر سکا۔ تجارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ دیہاتی زمینداروں نے گندم ذخیرہ کر رکھی تھی وہ اب زیادہ سے زیادہ مقدار میں منڈیوں میں لا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایکدم فی من گندم سستی ہو گئی ہے۔ باسمتی کا بھاؤ بارہ سے تیرہ روپے من ہے۔

---

(۲) مشرق و مغرب میں میل جول بڑھانے کے ذرائع پر غور کیا جائے گا۔ تخفیف اسلحہ بھی چار بڑوں کی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل ہے۔

وحدت مغربی پاکستان کے تین سو ملازمین لاہور بھیجیں گے

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ وحدت مغربی پاکستان کے تین سو ملازمین ایک سپیشل ٹرین سے لاہور پہنچیں گے۔ سٹاف کے یہ ارکان کراچی سے یونٹ کے ہیڈ کوارٹر کے دفاتر میں منتقل کئے گئے ہیں یہ ایک خاص افسر عملہ کی نگرانی کے لئے گاڑی کے ساتھ روانہ ہوا ہے۔ تاکہ نظم و ضبط قائم رکھا جا سکے۔ تمام ارکان لاہور پہنچنے کے فوراً بعد دفاتر میں حاضری دیں گے۔

اقلیتیں ملک دشمن عنصر سے خبردار رہیں

کراچی ۳۱ر اکتوبر۔ مرکزی وزیر صحت مسٹر کامنی کمار دتہ مشرقی بنگال کے پندرہ روزہ دورے کے بعد ہفتہ کے روز کراچی پہنچ گئے۔ مشرقی بنگال میں انہوں نے صحت کے بہت سے اداروں ہسپتالوں زچہ خانوں اور تربیت گاہوں کا معائنہ کیا۔ چٹاگانگ میں پچھوار تک سنگا کے تعلیم خانہ میں ایک سپاسنامے کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کو چاہئیے کہ وہ اپنے وطن پاکستان کی خدمات سر انجام دینے کے لئے خود اعتمادی سے کام لیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ملک کے وفادار رہیں۔ مسٹر دتہ نے چٹاگانگ میں حاجیوں کے کیمپ کا بھی معائنہ کیا۔

ڈاکٹر حطہ علیگڑھ یونیورسٹی میں

نئی دہلی ۳۱ر اکتوبر۔ انڈونیشیا کے نائب صدر ڈاکٹر حطہ نے کل شام علیگڑھ یونیورسٹی کی یونین کے اجلاس میں خطاب کیا۔ ڈاکٹر حطہ کو یونین کا لائف ممبر بنایا گیا۔

دولت مشترکہ کی کرکٹ ٹیموں کے سالانہ ٹورنامنٹ کی تجویز

لاہور ۳۱ر اکتوبر۔ پنجاب کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر سید فدا حسن نے تجویز پیش کی ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک میں ہر سال باری باری کرکٹ کا ٹورنامنٹ منعقد ہونا چاہئیے۔ سید فدا حسن نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم کے اعزاز میں ترتیب دئیے گئے ایک ڈنر میں تقریر کر رہے تھے۔

اس موقعہ پر نیوزی لینڈ ٹیم کے منیجر مسٹر ڈبلیو ایچ کوپ نے امتیاز احمد اور ذوالفقار حسن کی بے نظیر وکٹ کیپنگ اور مجموعی طور پر پاکستان ٹیم کے شاندار کھیل کا اعتراف کیا اور کرکٹ کی دنیا میں پاکستان کے درخشندہ مستقبل کی پیشگوئی کی

لبّیک یا سیّدی لبّیک

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مؤرخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :۔

(۱) ” دفتر اوّل کے بائیسویں اور دفتر دوم کے بارھویں سال کے لئے جماعتیں گذشتہ سال سے ڈیوڑھی رقم کے وعدے نومبر ۵۵ء کے آخر تک بھجوائیں۔

(۲) سال رواں (۲۱/۱۱) اور سال گذشتہ (۲۰/۱۰) کے تمام بقائے جن احباب کے ذمہ قابل ادا ہیں وہ جلد از جلد ادا کر کے مالی تنگی کو دور کرنے اور ضروری اخراجات کو پورا کرنے کا موجب بنیں۔

(۳) ایک نیا مشن کھولا جا رہا ہے جس کے ذریعہ سے سویڈن ۔ ناروے ۔ فن لینڈ اور ڈنمارک میں اشاعت اسلام کا کام ہوگا۔ اس مشن پر تخمیناً ۲۲۰۰۰/- (بائیس ہزار) سالانہ خرچ ہوگا۔“

اس خطبہ کے پہنچتے ہی جماعت احمدیہ کراچی کے امیر محترم چودھری عبد اللہ خانصاحب نے مؤرخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں تار بھیجا کہ :۔

” حضور انور کا خطبہ مؤرخہ ۲۱/۱۰/۵۵ مؤرخہ ۲۸/۱۰/۵۵ کو موصول ہوا۔ جماعت احمدیہ کراچی حضور سے عاجزانہ درخواست کرتی ہے کہ یورپ میں نیا مشن قائم کرنے کے سلسلے میں ان کی جماعت کو ازراہ نوازش شمولیت کا فخر بخشا جائے “

( ) مکرم جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی نے مؤرخہ ۲۸/۱۰/۵۵ کو بذریعہ تار حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دفتر اوّل سال ۲۲ کے لئے ۲/۷۶۸ روپے۔ دفتر دوم سال ۱۲ کے لئے ۴/۱/۷۶۹ روپے اور سویڈن ناروے کے نئے مشن کے لئے مبلغ ۰/۵۵ روپے کے وعدے ارسال فرمائے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہر دو جماعتوں کی درخواستوں کو منظور کرتے ہوئے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے دعا فرمائی۔

اللہ تعالےٰ کی رضاء اور امام جماعت کی دعاء حاصل کرنے کے لئے جماعتیں ایک دوسرے سے بڑھ کر چندہ تحریک جدید اور نئے مشن کے چندے کے وعدے (جو ہر جماعت میں تحریک جدید کے چندے کے علاوہ ہوگا) جلد از جلد بھجوائیں۔ نیکی میں سبقت لے جانے کا یہ زریں موقعہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے میسّر آتا ہے۔ جن جماعتوں کی قابل تقلید پیشکش حضور کی خدمت میں پہنچے گی۔ ان کے نام مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوتے رہیں گے۔ (وکیل المال ثانی)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے بھائی شریف احمد صاحب اشرف متعلم تھرڈ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان نے (پرائیویٹ طور پر) امتحان دیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اس کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے

میاں غلام احمد لائلپور

(۲) مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مینجر الفضل کے کان میں شدید تکلیف ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپکو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا

ربوہ یکم نومبر کل دوپہر مبلغ اسلام محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم اے مرحوم کی تجہیز و تدفین عمل میں آئی۔ دس بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ باوجود ناسازی طبع کے اس مخلص اور قدیم خادم دین کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بنفس نفیس تشریف لائے۔ نماز جنازہ میں شرکت کے لئے صبح سے ہی محترم صوفی صاحب مرحوم و مغفور کے مکان پر بزرگان سلسلہ و احباب جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ دفاتر کے کارکن اور تعلیمی اداروں کے اساتذہ و طلباء بھی موجود تھے۔ غرض اہالیان ربوہ کی کثیر تعداد نے اپنے اس مجاہد بھائی کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں آپ کا تابوت مقبرہ بہشتی میں لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی بے لوث قربانی اور خدمات دینیہ کے پیش نظر آپ کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزار کے احاطہ کے قریب اس قطعہ خاص میں امانتاً دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جس میں اس سے قبل الحاج حکیم فضل الرحمان صاحب مرحوم مبلغ افریقہ کو دفن کیا گیا تھا چنانچہ آپ کو ہزاروں مومنین نے دلی دعاؤں کے ساتھ اسی قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صوفی صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے کمسن بچوں کا خود کفیل ہو اور انہیں اپنی دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین (نامہ نگار)

پاکستان نے نیوزی لینڈ کو چار وکٹوں سے ہرا کر ربڑ جیت لیا

نیوزی لینڈ کی طرف سے شاندار کھیل اور سپورٹسمین سپرٹ کا مظاہرہ

لاہور یکم نومبر۔ پاکستان نے دوسرے ٹیسٹ کے آخری روز نیوزی لینڈ کو انتہائی ولولہ انگیز اور ڈرامائی انداز میں چار وکٹوں اور دو رنز سے ہرا کر ربڑ جیت لیا۔ پاکستان پہلا میچ بھی جیت چکا ہے مہمان ٹیم نے دوسری اننگز میں ۲۲۸ رنز بنائیں۔ چائے کے وقفے سے کچھ دیر پہلے جب پاکستان ٹیم نے کھیلنا شروع کیا۔ تو اسے جیتنے کے لئے ۱۱۷ رنز درکار تھیں اور اتنے ہی منٹ باقی تھے۔ پاکستان کے پہلے ۷ کھلاڑیوں نے اختتام سے پندرہ منٹ پہلے ہی مطلوبہ سکور پورا کر کے میچ کا فیصلہ اپنے حق میں کر لیا۔ کل کے کھیل کا سب سے قابل ذکر پہلو وقت اور نیوزی لینڈ ٹیم کا جذبہ تھا۔ مہمان ٹیم نے منفی حربے تو کیا ایک منٹ بھی ضائع کرنے کی کوشش نہ کی۔

نیوزی لینڈ نے پاکستان میں کل تین ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں۔ جن میں سے دو پاکستان نے جیت لئے ہیں۔ تیسرا ٹیسٹ ابھی باقی ہے اس طرح ربڑ پاکستان کے ہاتھ رہا ہے۔ پاکستان اب تک کل سولہ ٹیسٹ کھیل چکا ہے جن میں سے اس نے چار جیت لئے ہیں۔ تین میں اسے ہار ہوئی اور باقیوں میں ہار جیت کا فیصلہ نہ ہو سکا۔

امریکہ فاضل غلہ روس بھیجیگا

لندن یکم نومبر۔ یہاں اس امر کا قوی امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ امریکہ اپنی فالتو زرعی اجناس کو مغربی ممالک اور روس کے درمیان خیر سگالی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرے گا۔ زائد غلہ امریکہ کے لئے ہمیشہ ایک مسئلہ بنا رہتا ہے اور اشتراکی بلاک کے ممالک میں بعض زرعی اجناس کی پیداوار کم ہے۔ خیال ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس جنیوا کی بات چیت کے دوران میں اس مسئلہ کو بھی پیش کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴